رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

جلد ۵ | ۱۲- مارچ ۱۹۱۸ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۸ جمادی الاوّل ۱۳۳۶ھ | نمبر ۷۳

مدینۃ المسیح

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو پہلے کی نسبت بہت آرام ہے۔ خدا تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔

معلوم ہوا ہے کسی ولایت علی شخص نے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق پر دلچسپ افسانہ میں کو وجہ قرار دیکر جو قاضی لم یرق کے عنوان سے فاروق میں چھپ رہا ہے۔ ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ کیا ہے۔ ۱۸ - ماہ حال کو سرسری تحقیقات کے لئے تحصیلدار صاحب بٹالہ کی کچہری میں مقدمہ پیش ہوگا

تعلیم الاسلام ہائی کلاس کے طلبار امتحان دینے کے لئے بٹالہ جا چکے ہیں - اور ۷- تاریخ سے امتحان شروع ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں ان میں سے بعض طلبار نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ انھیں پاس کر کے اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ بصرہ

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ بصرہ اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۷- فروری کو انجمن کا اجلاس ہوا جس میں انجمن کی باقاعدگی اور استحکام کے متعلق رزولیوشن پاس ہوجائے۔ اور اسی دن ایک صاحب سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ خدا تعالیٰ تمام بھائیوں کو خدمت دین کا موقعہ دے

بصرہ میں تبلیغ

برادر محمد عبد اللہ صاحب بصرہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک سکھ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر سے حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ میں نے ان کے مختلف اقوال اور دیگر معتبر شہادتوں سے ثابت کیا کہ وہ مسلمان تھے۔ پھر ان کی ان پیشگوئیوں کو پیش کیا۔ جو حضرت مسیح موعود کے متعلق ہیں۔ میرے دلائل کو سن کر سکھ صاحب نے کہا۔ کہ بابا صاحب کے مسلمان ہونے کی شہادتیں تو بہت سی ملتی ہیں۔ اور ان سے آسانی کے ساتھ انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ہمارے لئے مسلمان ہونا بڑا مشکل ہے۔

بمبئی میں تبلیغ

حکیم خلیل احمد صاحب ۲۵- فروری کے خط میں بمبئی سے لکھتے ہیں۔ کہ یہاں ایک کامیاب حکیم ہیں جن کے ہاں ہر مذہب و قوم کے تعلیم یافتہ لوگ آیا کرتے ہیں۔ مختلف علمی تذکرے بھی رہتے ہیں۔ میں بھی ان کے ہاں دو تین بار گیا۔ اور سلسلہ کی تبلیغ کی۔ مسئلہ جبر و اختیار میں ان کے ساتھ گفتگو کی آخر ان کے شکوک رفع ہو گئے۔

ایک پارسی صاحب پانچ مختلف زبانوں کے ماہر اور لائق شخص ہیں۔ ان کو تبلیغ کی گئی۔ اور حضرت اقدس کی بعض کتب دیگئیں

پاکپٹن میں تبلیغ

حافظ جمال احمد صاحب کے پاکپٹن میں کئی دعظ ہوئے۔ اور لوگوں نے

دلچسپی سے سنے۔ گردونواح کے مولوی جمعہ پڑھنے کے لئے پاکپتن میں آتے ہیں۔ اس لئے غیر احمدیوں نے مشورہ کیا۔ کہ ایک مولوی صاحب کو مباحثہ کے لئے رکھ لیا جائے۔ لیکن مولوی صاحبان نے اپنی جان چھڑانے کے لئے فتویٰ دے دیا کہ انکی وعظ سننے تو درکنار۔ ان سے بولنا تک ناجائز ہے۔

گوجرانوالہ میں عیسائیوں سے بحث

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا عیسائی مناظروں کے ساتھ تین دن تک مناظرہ رہا۔ جس میں عیسائیوں کو سخت ناکامی ہوئی۔ آخری دن میں پادری صاحب نے حضرت مسیح موعود کا کچھ ذکر چھیڑا۔ تاکہ اس طرح غیر احمدیوں کی تائید حاصل کرے۔ لیکن اس وقت خدا تعالیٰ نے عجیب طرح سے مدد فرمائی۔ مولانا نے چند امور میں مسیح محمدی اور مسیح موسوی کا مقابلہ کرکے دکھایا جس سے حاضرین پر ایک خاص اثر پڑا۔ مولانا کی آواز صداقت کے جوش سے بھری ہوئی ایسی گونجتی تھی کہ غیر احمدیوں کو بھی مسیح محمدی کے ذکر سے اسلام اور آنحضرت کی عزت کی وجہ سے ایک لطف آرہا تھا۔ حتیٰ کہ غیر احمدیوں اور ہندوؤں نے اپنا اپنا وقت مولوی صاحب ہی کو تقریر جاری رکھنے کے لئے دیدیا۔ عیسائی صاحبان کو ایسی ناکامی ہوئی کہ اب وہ کسی بڑے لیکچرار کے بلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

انجمن معین الیتامیٰ

برادر عبداللہ صاحب پارچہ فروش انجمن گڑھی بازار مالدہ اس انجمن کے ممبران کو اطلاع دینا چاہتے ہیں۔ کہ چونکہ بابو الٰہی بخش صاحب اور ملک سراج الدین صاحب کے فوت ہو جانے کے باعث انجمن کا کام سست ہوگیا ہے۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ انجمن اس دفعہ یتیموں اور مسکینوں کی کوئی خدمت نہ کر سکے۔ ممبران انجمن ہذا کو چاہئے کہ رمضان کی ابتداء میں سب دوست سکرٹری کے مشورہ کے ساتھ کسی مناسب مقام پر جمع ہو کر مشورہ کر لیں۔

ضلع جالندھر و ہوشیارپور میں مبلغ کا دورہ

چودھری غلام محمد صاحب کریام ہو

لکھتے ہیں کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ان ضلعوں میں ۶۔ جنوری سے ۲۔ مارچ تک ۲۶۔ گاؤں و شہر میں دورہ کیا۔ ۶۶ وعظ و درس کئے دو غیر احمدی مولویوں اور ایک نیم ملا (لطفی [illegible]) سے مباحثہ ہوا۔ ان مولویوں نے آخری وقت دینے سے انکار کیا۔ ۱۵۔ مارچ کو یہ علاقہ ختم ہو جائیگا اس کے بعد گورداسپور کا دورہ شروع ہوگا۔ میں بھی دورہ میں اکثر ساتھ رہا۔

بیعت خلافت

ماہ جنوری و فروری ۱۹۱۸ء میں مندرجہ ذیل اصحاب کو خدا تعالیٰ نے غیر مبائعین سے قطع تعلق کرکے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے مشرف ہونے کی توفیق بخشی۔ یہ صرف وہی اصحاب ہیں جنہوں نے بذریعہ خطوط بیعت کی۔

(۱) ملک عباس خان صاحب — جہلم
(۲) خادم علی صاحب — ضلع سیالکوٹ
(۳) اہلیہ صاحبہ خادم علی صاحب — ״
(۴) عبدالحق صاحب — ״
(۵) عطاء اللہ صاحب — ״
(۶) ثناء اللہ صاحب — ״
(۷) عنایت اللہ صاحب — ״
(۸) سراج الدین صاحب — ״
(۹) برکت اللہ صاحب — ضلع ہزارہ
(۱۰) اہلیہ صاحبہ برکت اللہ صاحب — ״
(۱۱) عبداللہ صاحب — ״
(۱۲) فیض اللہ صاحب — ״
(۱۳) فتح محمد صاحب — کراچی
(۱۴) خوشی محمد صاحب — ״

الوداعی پارٹیاں

بتاریخ ۲۰۔ فروری ۱۹۱۸ء بروز جمعرات جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نے اپنی اس محبت کی وجہ سے جو ان کو اپنے شاگردوں سے ہے کر امتحان انٹرنس میں شامل ہونے والے طلباء کو ایک ٹی پارٹی دی اور بہت سی نہایت ہی کارآمد نصائح

فرمائیں۔ دعا پر خاتمہ ہوا۔

(۲) اتوار کے روز فورتھ ہائی کے لڑکوں نے ففتھ ہائی کلاس کے لڑکوں کو الوداعی ٹی پارٹی دی۔ اور ایک ایڈریس بھی پیش کیا۔ جس میں انہوں نے اپنے محبت بھرے خیالات کا اظہار کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بحیثیت ہیڈ ماسٹر چودھری فتح محمد صاحب بحیثیت پریذیڈنٹ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن بھی بلائے گئے تھے۔ چوہدری صاحب نے بھی انگریزی زبان میں لڑکوں کو بہت مفید باتیں بتائیں۔

(۳) اتوار کی شام کو مولوی عبد المغنی خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس نے بورڈنگ کی طرف سے انہی لڑکوں کو ڈنر پارٹی دی۔ مولوی صاحب موصوف و جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے لڑکوں کو بہت مفید نصائح کیں۔

(۴) پیر کے روز ففتھ ہائی کے لڑکوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ایک چائے کی دعوت دی۔ اصل مقصد دعا کرانا ہی تھا۔ (خاکسار محمد مبارک اسمٰعیل)

ولادت

شیخ غلام نبی صاحب ساکن چکوال اور بابو محمد عبد اللہ صاحب چھاؤنی نوشہرہ کے ہاں فرزند تولد ہوئے خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

درخواست دعا

میاں نبی بخش صاحب تاجر پشمینہ امرتسر کے لڑکے میاں محمد عبد اللہ صاحب محاسب انجمن احمدیہ امرتسر بیمار ہیں احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ نیز محمد ثناء اللہ صاحب بابو غلام محمد صاحب پھلوری اپنے کاروبار میں کامیابی کے لئے۔ اور برادر سید امیر حسین صاحب مالیرکوٹلہ اور مخدومی جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب کی بڑی لڑکی بیمار ہیں ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی جائے۔

نماز جنازہ

مولنا حقانی مرحوم کی دختر عزیز فاطمہ جو ایک قابل تعلیمیافتہ اور مخلص احمدی تھیں قریباً ۴ سال مرض سل میں بیمار رہکر فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اخویم حامد حسین خان صاحب میرٹھ کا لڑکا فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نماز جنازہ پڑھ دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان ۱۲ - مارچ ۱۹۱۸ء

جماعت احمدیہ اور غیر مبائعین

(نمبر ۲)

گذشتہ نمبر میں ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے سامنے غیر مبائعین کسی رنگ اور کسی حیثیت سے بھی نہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ نہ تعداد کے لحاظ سے نہ علم کے لحاظ سے نہ عزت کے لحاظ سے۔ نہ وجاہت کے لحاظ سے اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے سکرٹری صاحب نے اپنی انجمن کو "جماعت احمدیہ کے کسی فریق کی نمایندہ" ثابت کرنے کے لئے جو واقعات پیش کئے ہیں۔ وہ کیا حقیقت رکھتے ہیں۔

پہلی بات تو یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ:-

"سب سے پہلے اسلامی مشن ووکنگ لنڈن کے مبارک اور عالیشان کام کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی۔ اور مولٰنا مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی۔ جو معتمدین انجمن میں سے ہیں مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے"

ہم حیران ہیں کہ جب ووکنگ مشن کو "انجمن اشاعت اسلام" سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ خواجہ کمال الدین اس کے واحد مالک۔ اور خود مختار کارکن ہیں۔ تو اسے اپنی کارگزاری کے ذیل میں۔ اور وہ بھی سب سے پہلے کیوں پیش کیا گیا ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ووکنگ مشن کی آمد و خرچ بالکل الگ اور صرف خواجہ صاحب کے زیر تصرف ہے۔ اور وہی اس کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔ اگر درست ہے۔ اور ضرور درست ہے۔ تو اس مشن کو انجمن اشاعت اسلام لاہور اپنی کارگذاری میں پیش کرنے کا کیا حق رکھتی ہے؟ یہ تو "حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ" کی مثال ہے۔ پھر جبکہ اس مشن کو جماعت احمدیہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ جس کا ثبوت اس کے اس وقت تک کے طریق عمل سے ہی نہیں۔ بلکہ نہایت صاف اور کھلے اعلانات سے بھی مل سکتا ہے۔ تو اس کو جماعت احمدیہ کا ایک فریق ہونے کے ثبوت میں پیش کرنا کہاں کی دیانتداری اور عقلمندی ہے۔ گذشتہ باتوں کو جانے دیجئے۔ کیا حال ہی میں پیغام صلح میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے۔ کہ ووکنگ مشن جن لوگوں کے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ انھیں احمدیت کی تلقین کرتا ہے یا نہیں۔ یہ نہیں لکھا گیا؟ کہ

"اس سوال کا تو جواب صاف ہے کہ نہ ابھی تک ان باتوں کی ضرورت ہے۔ اور نہ ان کو چھیڑا گیا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب کا ماہوار رسالہ اسلامک ریویو اس حقیقت پر شاہد ہے۔ کہ نومسلموں کو کن باتوں کی تعلیم دی جاتی ہے"

اس اعلان سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ ووکنگ مشن کو جماعت احمدیہ سے کہاں تک تعلق ہے؟ اتنا گہرا اور اتنا مضبوط تعلق ہے کہ اس کی "خصوصیات" کو چھیڑنے تک کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ جس مشن کا جماعت احمدیہ سے ایسا تعلق ہو۔ اسے "سب سے پہلے اس مقصد اور مدعا کے لئے پیش کرنا کہ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کا ایک فریق ثابت کیا جائے اگر صدر درجہ کی بے حیائی نہیں۔ تو دھوکہ تو ضرور ہے۔ دراصل یہ لوگ اپنی نادانیوں اور غلط کاریوں سے ایک ایسے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ کے مصداق ہو رہے ہیں۔ غیر احمدیوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے کے لئے انھیں تو کہتے ہیں کہ ووکنگ میں احمدیت کے متعلق دوسروں کو تلقین کرنا تو الگ رہا ہم خود بھی اسے الگ پھینک چکے ہیں۔ اور جب جماعت احمدیہ کے بالمقابل اپنی کچھ اہمیت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو ووکنگ مشن کو اپنا سب سے بڑا کارنامہ قرار دے لیتے ہیں۔ کیسے بے اصول اور بے غیرت انسان ہیں۔ نہ انہیں اپنے قول کا پاس ہے۔ نہ اقرار کا لحاظ۔ جیسا موقع دیکھتے ہیں ویسے ہی بن جاتے ہیں۔

دوسری بات یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ:

"خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی کی جو اس انجمن کے معتمدین میں سے ہیں زیر ادارت ایک ماہوار رسالہ اسلامک ریویو جو مذہبی مسائل پر نہایت قابلیت کے ساتھ بحث کرتا ہے۔ لنڈن سے شائع ہوتا ہے"

اس کے متعلق بھی ہم وہی کچھ کہینگے۔ جو پہلے امر کے متعلق کہہ چکے ہیں۔ جب اس رسالہ میں بانی جماعت احمدیہ کا نام تک نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس کی ضرورت سمجھی جاتی ہے تو پھر اس رسالہ کو جماعت احمدیہ کا ایک فریق ہونے کے ثبوت میں کس طرح پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی محض دھوکہ دہی اور ابن الوقتی ہے۔

تیسرا امر یہ پیش کیا گیا ہے کہ

"حال ہی میں انجمن نے قرآن کریم کا ایک انگریزی ترجمہ مع تفسیر لنڈن سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ جو حضرت مولٰنا مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل۔ ایل بی امیر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی اعلیٰ اور خداداد قابلیت اور ہشت سالہ محنت ہائے شاقہ کا نتیجہ ہے"

کاش ان لوگوں میں کچھ شرم و حیا باقی ہوتی۔ تو بجائے اس مال مسروقہ کو بطور فخر پیش کرنے کے اس کا نام تک نہ لیتے۔ شاید انھوں نے اس خیال سے کہ جن لوگوں کی نظروں سے ہماری یہ سطور گذرینگی۔ ان کو اس بات کا تو علم نہیں ہوگا۔ کہ یہ ترجمہ کس طریق سے حاصل کردہ ہے۔ اس لئے انھیں دھوکہ دے سکیں گے۔ ان کی دھوکہ دہی کو ہم انھیں کے الفاظ سے ثابت کرتے ہیں۔

ان کا اپنا اقرار ہے کہ یہ ترجمہ مولوی محمد علی صاحب کی "ہشت سالہ محنت ہائے شاقہ" کا نتیجہ ہے۔ اب دیکھنا یہ چاہئے کہ جس انجمن کی کارگذاری کی ذیل میں۔ اس ترجمہ کو

پیش کیا گیا ہے۔ اس کا ڈھانچ تجویز ہوئے کتنا عرصہ ہوا اس کے متعلق اس انجمن کے سکرٹری کے مندرجہ ذیل الفاظ ہی کافی ہیں۔ کہ

"حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم و مغفور کی جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الرحمۃ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے پہلے جانشین تھے وفات پر جماعت احمدیہ دو حصوں میں منقسم ہوگئی تھی۔ جن میں سے قادیانی فریق کے لیڈر میاں محمود احمد قرار پائے۔ اور فریق ثانی کے امیر حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی منتخب ہوئے۔ جن کا مرکز لاہور قرار پایا احمدیہ انجمن اشاعت اسلام جماعت احمدیہ کے اس دوسرے حصہ کی نمائندہ ہے۔"

اس سے ثابت ہے کہ انجمن اشاعت اسلام کی بنیاد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ڈالی گئی۔ جو مارچ ۱۹۱۴ء میں واقع ہوئی۔ اس حساب سے مارچ ۱۹۱۸ء تک اس انجمن کی عمر صرف ۴ سال بنتی ہے۔ اب اگر اس بات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے کہ یہ رقم ترجمہ کی چھپوائی وغیرہ پر صرف ہوئی ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے ان اعلانات سے بھی قطع نظر کریں جو انہوں نے ترجمہ کے مکمل ہو جانے کے متعلق ۱۹۱۲ء بلکہ اس سے بھی پہلے کئے۔ تاہم ہم یہ دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے اس ترجمہ کی تیاری میں جو ہشت سالہ محنت شاقہ برداشت کی اس کا نتیجہ "انجمن اشاعت اسلام لاہور" کی طرف کیونکر منسوب ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ تاحال پورے چار سال کی بھی نہیں ہوئی۔ کیا اس زمانہ میں جبکہ انجمن مذکور کا وجود بھی نہ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب جو کام کرتے رہے وہ اسی کے ماتحت کرتے رہے تھے۔ اگر نہیں تو پھر ترجمۃ القرآن انجمن اشاعت اسلام کی کارگذاری میں کس طرح شمار ہو سکتا ہے۔ کیسی دیدہ دلیری ہے کہ اس ترجمۃ القرآن کو جسے مولوی محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تنخواہ دار ملازم رہ کر کیا۔ اور جس کے عوض وہ ماہوار ایک بڑی رقم خزانہ انجمن سے وصول کرتے رہے۔ اسے آج ایسی انجمن کا کارنامہ قرار دیا جاتا ہے۔ جس کا اس زمانہ میں وجود تک نہ تھا۔ کیا سکرٹری صاحب انجمن اشاعت اسلام بتلائینگے۔ کہ جب باقرار ان کے مولوی محمد علی صاحب نے ہشت سالہ محنت شاقہ برداشت کرکے اس ترجمہ کو مکمل کیا ہے۔ تو یہ ہشت سال انہوں نے کس انجمن کے ماتحت گذار کر اور اس عرصہ میں وہ کہاں سے تنخواہ پاتے رہے۔ کیا وہ انجمن صدر انجمن احمدیہ قادیان نہیں ہے؟ اگر ہے۔ تو پھر اس کے صرف سے جو کام ہوا ہے۔ اس کی مالک انجمن اشاعت اسلام لاہور کس طرح ہو سکتی ہے۔ یہ تو صدر انجمن کی چیز ہے۔ جسے مولوی محمد علی صاحب ہتیا لے گئے۔ اور انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اس مال مسروقہ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جسے بطور فخر اور ایک بڑے کارنامہ کے پیش کرنا چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد کی مثل کو زندہ کرنا ہے۔

یہ ہے اس ترجمہ کی اصل حقیقت اب انصاف پسند اصحاب خود فیصلہ کریں گے۔ کہ اس کا شائع کرنا انجمن اشاعت لاہور کے لئے کس قدر فخر اور بڑائی کا موجب ہے۔

جعلی نام شائع کرنیکا الزام

پیام صلح کو چیلنج

۳ مارچ کے پیام صلح میں ایک نہایت بیہودہ اور لغو الزام لگایا ہے کہ:-

"ان کے (حضرت خلیفہ ثانی) ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی فہرستیں آئے دن چھپتی رہتی ہیں۔ جن میں سچ کی تمیز کا خیال تو کیا آنصاحب کو آنا ہی کیوں ہے۔ بعض وقت جعلی نام لکھ دینے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔"

یہ جو لکھا گیا ہے کہ آئے دن حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی فہرستیں چھپتی رہتی ہیں۔ یہ درست اور بالکل درست ہے۔ لیکن کیا پیام صلح کے پاس اس کا بھی کوئی ثبوت ہے۔ کہ ان میں سچ کی تمیز کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اور بعض وقت جعلی نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اگر ہے تو پیش کرے۔ اور بتائے کہ وہ "بعض وقت" جن میں "جعلی نام لکھ دینے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا" کب آئے تھے۔ ہم تو اسی قسم کے الزام کے متعلق آج سے بہت پہلے چیلنج دے چکے ہیں۔ جو یہ ہے:-

"کہ اگر وہ (غیر مبائع) الفضل میں شائع ہونے والے ناموں کو فرضی اور جعلی سمجھتے ہیں۔ تو گذشتہ ۶ ماہ کی فہرستوں میں سے ہی پورا ایک سو نام ایسے لوگوں کا شائع کر دیں جن کا انہیں کوئی پتہ اور نشان نہیں ملتا۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف ان کو ان لوگوں کا پورا پورا پتہ اور ایڈریس بتا دیں گے۔ بلکہ اگر وہ کہینگے تو اپنے آدمی کو ساتھ بھیج کر دکھا بھی دیں گے۔" (الفضل ۱۲۔ نومبر ۱۹۱۶ء)

یہی چیلنج ہم اب بھی دیتے ہیں۔ پس اگر پیام نے غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ واقعہ میں اسے "بعض وقت" معلوم ہیں۔ تو وہ سامنے آئے اور ان ناموں کو پیش کرے۔ جن کے جعلی ہونے کا اس کے پاس ثبوت ہے۔ ورنہ یونہی بک دینا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ پیام صلح کو چاہیئے۔ کہ یا تو اپنے الفاظ کی تصدیق میں کم از کم سو نام جو چاہے پیش کرکے ان کو جعلی ثابت کرے۔ ورنہ اس دروغ بیانی کی تردید کرے۔

جناب ظفر علیخاں کی تہذیب

(۲)

گذشتہ پرچہ میں ہم جناب ظفر علیخاں صاحب کی تہذیب کا تھوڑا سا نمونہ پیش کر چکے ہیں۔ اب ان کے اصل مضمون کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔ لیکن کیسے تعجب کی بات ہے کہ وہ کھڑے تو اپنی تہذیب کا ثبوت دینے کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن مضمون کا عنوان سخت دل آزار رکھتے ہیں۔

آپ براہ کرم ہمیں بتلائیں گے۔ کہ کسی کے نام کو بگاڑنا۔ اور مضحکہ خیز تراکیب میں جکڑ کر دنیا کے سامنے پیش کرنا کہاں کی متانت اور سنجیدگی ہے۔ کیا کوئی انصاف پسند کہہ سکتا ہے۔ کہ "القادیان یا القادیان" وغیرہ جو آپ لکھتے ہیں۔ یہ تہذیب و متانت کا نتیجہ ہے۔ یا ظریفانہ اور مستہزیانہ انداز تحریر کا ایک شعبدہ۔ اگر یہی متانت اور تہذیب ہے۔ تو کیا جناب ظفر علی خاں صاحب خوش ہونگے۔ کہ ان کی ان سعادتمندانہ خدمات پر روشنی ڈالنے کے لئے۔ جو انھوں نے اپنے والد ماجد کی حین حیات میں ان کے متعلق ادا کیں اور ان سے رضامندی اور خوشنودی کا پروانہ حاصل کیا مضمون لکھا جائے اور اس کا عنوان آپ کے قبلہ و کعبہ کی مناسبت اسی کے لحاظ سے "السراج الدین یا السراج الدین" یا اور ایک "یا السراج الدین" رکھا جائے۔ اگر نہیں تو پھر آپ کو کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ اس مقام کے متعلق ایسی تراکیب استعمال کریں جس کی عزت و حرمت ایک کثیر التعداد افراد کو خاص طور پر ملحوظ خاطر ہے۔

گذشتہ پرچہ میں ہم آپ کی تہذیب اور شرافت کا نمونہ دکھا چکے ہیں۔ اور اتنا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ دنیا جہان پر آپ کی تہذیب اچھی طرح ظاہر ہو چکی ہے۔ اور گورنمنٹ بھی اس سے خوب آگاہ ہے۔ جس نے محکمہ احتساب کو ستارہ صبح کی خدمتگذاری کا شرف دیا ہوا بخش رکھا ہے۔ اب ہم اس اعتراض کا مختصر الفاظ میں جواب دینا چاہتے ہیں جو ستارہ صبح میں پیش کیا گیا ہے۔ جناب ظفر علی خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کو نقل کیا ہے۔ جو حضور نے اپنے مخالف مولوی صاحبان کے متعلق ان کی شرارتوں اور تکلیف دہیوں کی وجہ سے لکھے ہیں۔ اور اس سے ثابت کرنا چاہا ہے کہ آپ ایک درشت کلام اور ایسے سخت گو انسان تھے۔ ایسا انسان نبی کیا۔ با اخلاق انسان بھی نہیں کہلا سکتا۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ ایک ایسا شخص جو مسلمان ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اور خدمت دین اور حمایت شرع مبین اپنا مقصد قرار دیتا ہے۔ وہ ایسی کچی اور بیہودہ بات پیش کرتا ہے۔ جس کو ہر ایک عقلمند پاؤں کی ٹھوکر سے ٹھکرانے کی بھی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کیا جس طرح حضرت مرزا صاحب کی تحریروں سے بعض الفاظ چن کر آپ کے اخلاق پر حملہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح کوئی بد باطن اور گندہ انسان قرآن کریم کے بعض الفاظ کو پیش کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی نہیں۔ بلکہ خدا تعالے پر بھی حملہ نہیں کر سکتا ہے۔ کر سکتا ہے۔ چنانچہ آریہ صاحبان اسی معیار کو پیش نظر رکھ کر جسے جناب ظفر علیخاں صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے اخلاق کے پرکھنے کے لئے تجویز کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالے پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ معلوم نہیں ان کے اس قسم کے اعتراضات کا جناب ظفر علی خاں صاحب کوئی جواب رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب پر ان کا اسی قسم کا اعتراض کرنا بتاتا ہے کہ وہ آریوں وغیرہ کے اعتراضات کو درست مانتے ہیں۔ مگر انھیں یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا میں عقلمند اور دانا انسان محض سخت الفاظ کو ان کے سیاق و سباق سے الگ کر کے کسی کے اخلاق و عادات صبر و تحمل انکساری اور بردباری کا اندازہ نہیں لگایا کرتے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتے ہیں۔ کہ موقع اور محل کے مناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر با موقع اور برمحل ہوں۔ تو انھیں ہرگز سخت اور نا ملائم نہیں کہا جائیگا۔ اور نہ ہی ان کے لکھنے والے پر کسی قسم کا حملہ ہو سکیگا۔ ہاں اگر وہ بے محل اور بیجا ہوں تو انھیں ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائیگا۔ اور ان کے لکھنے والا عزت کے قابل نہیں ہوگا۔ اب یہ دیکھنا چاہئے کہ حضرت مرزا صاحب نے جن مولویوں اور علماء کے متعلق سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ ان کے مستحق تھے یا نہیں۔ اس کے لئے ہم اس مخبر صادق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی شہادت پیش کریں گے۔ جو تمام راست بازوں سے بڑھ کر راستباز اور تمام سچوں سے زیادہ سچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء

کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جبکہ اسلام میں سے کچھ بھی ان کے پاس باقی نہیں رہیگا۔ مگر اس کا نام ہی نام۔ اور قرآن میں سے کچھ بھی باقی رہیگا مگر رسم کے طور پر۔ ان کی مسجدیں بڑی شان و شوکت اور رونق والی ہونگی مگر وہ ہدایت سے بے بہرہ ہونگے۔ اور ان کے علماء کی یہ حالت ہوگی کہ آسمان کے نیچے جتنی بری چیزیں ہیں وہ ان سب سے بدتر ہونگے۔

اب غور کیجئے حضرت مرزا صاحب نے جس زمانہ میں خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعوی کیا ہے۔ وہ وہی زمانہ ہے یا نہیں جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ اور ساتھ ہی علامات بھی بتا دی ہیں۔ اور وضاحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ کوئی عقلمند اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ وہ یہی زمانہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی علامات اس زمانہ میں نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں۔ پس جب یہی وہ زمانہ ہے۔ تو ان علماء کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کرنے کے لئے۔ جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین مخلوق قرار دیا ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب نے بعض سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اور اس سے آپ کے اخلاق پر زد کس طرح پڑ سکتی ہے۔

ذرا ان علماء اور مولویوں کی حالت تو دیکھئے - جو حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے - اور آپ کو ہر قسم کی تکالیف اور دُکھ مصائب اور آلام میں مبتلا کرنے کی اس لئے کوشش کرتے رہے - کہ آپ لوگوں کو بدیوں اور برائیوں سے چھڑا کر نیکی اور ہدایت کی طرف لاتے تھے - تو انھیں لوگوں کو جو ناراستی کو پیار رکھتے - اور بدیوں پر خوش ہوتے تھے طرح طرح کے گندوں میں پھنسے ہوئے محض شرارت اور عناد کی وجہ سے آپ کے خلاف کھڑے ہوئے - انھیں کو آپ نے ڈانٹا - اور ان کی اصل حقیقت ان پر واضح کی پس اس لئے جس قدر الفاظ ان کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں وہ بالکل بامحل اور با موقع ہیں - ہاں وہ لوگ جو ایسے نہیں تھے - اور شرارت و دشمنی کی وجہ سے آپ کے راستہ میں روک نہیں بنتے تھے - ان کو آپ نے علیحدہ رکھا ہے - چنانچہ ایک جگہ تو آپ فرماتے ہیں :-

"ایسے لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں انصار دین کے دشمن اور یہودیوں کے قدموں پر چل رہے ہیں - مگر ہمارا یہ قول کلی نہیں راستباز علماء اس سے باہر ہیں صرف خائن مولویوں کی نسبت یہ لکھا گیا ہے"

آئینہ کمالات

اس سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ آپ موجودہ زمانہ کے تمام مولویوں کے متعلق سخت الفاظ استعمال نہ کرتے تھے - بلکہ انھیں کے متعلق کہتے تھے - جو انصار دین کے دشمن اور یہودیوں کے قدموں پر چلتے تھے - اور خائن تھے - پس آپ نے جو کچھ کہا چونکہ وہ درست اور صحیح واقعہ کا اظہار تھا - اور مولوی اور عالم کہلانے والے ان الفاظ کے پورے پورے مصداق تھے اس لئے آپ پر کوئی الزام نہیں آسکتا

پیام صلح کی تلملاہٹ

خواجہ حسن نظامی صاحب نے مباہلہ کے پیالہ کو ٹالنے کے لئے اس وقت تک جو حیلے حوالے تراشے ہیں - ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ چونکہ جماعت احمدیہ کا کثیر حصہ مرزا صاحب کی نبوت سے منکر ہو کر لاہور جا بیٹھا ہے - اور خلیفہ قادیانی کے ساتھ چند گنتی کے آدمی رہ گئے ہیں - اس لئے جب تک وہ ۲۰ ہزار آدمیوں کے دستخط کرا کر نہ دیں اور ان کو ایک کمیٹی پاس نہ کرے اُس وقت تک میں مباہلہ نہیں کر سکتا - اس کا مفصل اور معقول جواب کئی دفعہ شائع ہو چکا ہے - اور خواجہ صاحب کو بذریعہ رجسٹری بھیجا جا چکا ہے - مگر آج تک اس کے متعلق ان کی کوئی تحریر دیکھنے میں نہیں آئی - ممکن ہے وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے ہوں - یا اب کوئی اور راہ فرار سوچنے میں مشغول ہوں - لیکن پیام صلح ان کی نمک خواری کا حق ادا کرتا ہوا لکھتا ہے - کہ :-

"پڑھے ہوئے اور ان پڑھ کی بحث فضول ہے - جو شخص اپنے آپ کو ان کا (حضرت خلیفۃ المسیح کا) مرید بتاتا ہے - وہ اس شمار میں آسکتا ہے - اور اس کا انگوٹھا ہی دستخطوں کا قائم مقام ہوگا"

معلوم نہیں پیام صلح کو حسن نظامی صاحب نے اپنی قائم مقامی کا پروانہ کب عطا کیا ہے - اور خلافت کی مسند جس کا عطا کرنا ان کے بائیں نہیں دائیں ہاتھ کا کھیل ہے - کب بخشی ہے - کہ وہ اپنے الفاظ میں ان کی طرف سے ایسی بات پیش کرتا ہے جس کا ان کی تحریر میں کوئی ثبوت نہیں ملتا - اور انھوں نے کہیں نہیں لکھا کہ ان پڑھ لوگوں کا انگوٹھا ہی دستخطوں کے قائم مقام ہے - بلکہ ان کا مطالبہ دستخطوں کا ہے - اب جب تک پیام صلح خواجہ حسن نظامی کی وہ سند پیش نہ کرے - جس میں انھوں نے اسے اپنا قائم مقام قرار دیا ہے - اس وقت تک ہم اس کے قائم مقام بننے کو ایک لغو اور فضول حرکت سے زیادہ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں - ہاں حضرت خلیفۃ المسیح نے خواجہ حسن نظامی صاحب کے اس بیان کو غلط قرار دینے کے لئے کہ جماعت احمدیہ کا کثیر حصہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کا منکر ہو گیا ہے - اور اس نے اپنا مقام لاہور قرار دے لیا ہے - جو یہ لکھا ہے کہ

"دو ہزار سے زیادہ یہ لوگ نہیں ہیں"

اس پر پیام صلح جس قدر تلملائے - اور سر پیٹے معذور ہے - کیونکہ اس سے غیر مبائعین کا پول کھلا جا رہا ہے - اور ان کی اصل حقیقت ظاہر ہو رہی ہے - پیام صلح نے ان الفاظ سے چکرا کر بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے - لیکن ان مذبوحی حرکات سے اس نے اپنی درماندگی کو اور زیادہ واضح کر دیا ہے - ہم اسے مشورہ دیتے ہیں کہ پیچ در پیچ باتوں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے اگر اسے یہ الفاظ صحیح نہیں معلوم ہوتے - اور اپنے دو ہزار سے زیادہ ہونے کا یقین ہے - تو وہ کم از کم دو ہزار افراد کی نام بنام مع پتہ کے فہرست شائع کر دے - یہ کوئی ایسا مشکل کام بھی نہیں - دو ہزار آدمیوں کی فہرست تیار کرنا بہت معمولی بات ہے - اس سے معلوم ہو جائیگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے جس قدر ان کی تعداد بتائی ہے وہ درست ہے یا نہیں - فیصلہ کے اس آسان اور سہل طریق کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع کرنا محض دفع الوقتی اور بہانہ سازی ہے - کیا اہل پیام اس طرف آئیں گے -

---

بدر اور الحکم کے فائلوں کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی لائبریری میں بدر اور الحکم کے ۱۹۰۸ء تک کے فائلوں کی اشد ضرورت ہے - اگر کسی دوست کے پاس ہوں یا ان میں سے کوئی فائل ہو تو وہ قیمتاً یا کسی اور طرح ہمکو دے سکیں تو بہت جلد اطلاع دیں -

خاکسار عطا محمد لائبریرین - حضرت اقدس قادیان -

ووکنگ مشن اور اس کے متعلقین کی ایک غلط بیانی اور آسان طریق فیصلہ

خدا کے فضل و کرم سے ہمارے مبلغین جناب مفتی محمد صادق صاحب اور جناب قاضی عبداللہ صاحب کو انگلستان میں جو کامیابی نصیب ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھنے کی تاب نہ لاکر خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ہمارے مبلغین کے خلاف طرح طرح کی غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اپنے قول نامعقول کی تائید میں کہ حضرت مسیح موعود کا نام اہل یورپ کے لئے زہر قاتل ہے۔ جناب مفتی صاحب اور مکرم قاضی صاحب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کے قبول کرنے والے اصحاب کے متعلق یہ غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں۔ کہ در اصل ایسے لوگوں کو احمدیت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ اسلامی ارکان کے پابند ہوتے ہیں۔ صرف ایک سوسائٹی کے طور پر اپنے نام لکھا دیتے ہیں۔ اور بس۔ اس غلط بیانی پر آجکل بہت زور دیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ خواجہ صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ جس کے متعلق تفصیل سے گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ نیز پیغام صلح نے پہلے مشیر حسین قدوائی کی ایک تحریر کی بنا پر اور حال میں خواجہ صاحب کے مضمون سے متاثر ہو کر یہی الزام لگایا ہے۔ اس الزام کی تردید میں جناب مفتی صاحب کے ایک خط کی نقل جو انہوں نے خواجہ کمال الدین صاحب کو لکھا موصول ہوئی ہے۔ جس کے لکھنے کی وجہ پیغام صلح کی وہی بے ہودہ سرائی ہے۔ جو اس نے مشیر حسین کی تحریر کی بنا پر کی تھی۔ جناب مفتی صاحب کی یہ تحریر نہایت زور کے ساتھ ووکنگ مشن اور پیغام بلڈنگ کی طرف سے ہمارے احمدیہ مشن کے متعلق دروغ بیانیوں اور دھوکہ دہیوں کا پردہ فاش کرنے والی ہے۔ اور اگر خواجہ صاحب نے اس بات کو منظور کر لیا۔ جس کی طرف جناب مفتی صاحب نے انہیں بلایا ہے۔ تو دنیا دیکھ لیگی کہ صرف ایک سوسائٹی کے طور پر ووکنگ مشن والے لوگوں کو اپنے میں شامل کرکے ان کے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ یا کوئی اور۔ اور اگر خواجہ صاحب نے اس بات کو منظور نہ کیا۔ اور جہانتک ہمارا خیال ہے۔ وہ کبھی اس طرف نہیں آئیں گے۔ تو بھی دنیا نہایت آسانی کے ساتھ فیصلہ کرے گی کہ جن لوگوں کے مسلمان ہونے کا ان کی طرف سے اس وقت تک اعلان ہوتا رہا ہے ان کی اصل حقیقت کیا ہے۔

جناب مفتی صاحب کے خط کی نقل حسب ذیل ہے:-

جناب خواجہ صاحب مکرم۔ السلام علیکم۔ متعلق صداقت خلافت حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب ایک چیلنج مباحثہ کا ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ اس کا جواب سوائے اس کے کچھ نہیں ملا کہ قاضی صاحب زبانی گفتگو کریں۔ چنانچہ عرب صاحب اور قاضی صاحب آپ کے مقرر کردہ وقت پر آپ کے مکان پر پہنچے تو آپ کو غائب پایا۔ اور آپ حسب معمول جو اپنی خادمہ کو کہہ جایا کرتے تھے کہ کہاں جاتے ہیں۔ اور کب واپس آئیں گے۔ اس دن یہ بھی نہ کر گئے۔ ہر دو صاحبان دو گھنٹے آپ کا انتظار کرکے رات کو واپس آئے۔ اب پھر جو وقت مقرر کریں گے۔ اس پر وہ حاضر خدمت ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس اثنا میں اخبار پیغام صلح کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ لاہور کی احمدیہ بلڈنگس سے حسب عادت یہ خبر ایجاد کرکے مشہور کی گئی ہے۔ کہ عاجز کسی کو مسلمان نہیں بناتا۔ صرف ایک سوسائٹی کے ممبر بناتا ہے۔ سو اس کا جواب نہایت آسان ہے۔ جو لوگ عاجز کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ انہوں نے درخواست بیعت پر دستخط کئے ہیں۔ جن میں اسلام اور احمدیت کی وضاحت کلمہ شہادت۔ استغفار سب کچھ موجود ہے۔ کیا ان باتوں کا اقرار کوئی شخص صرف سوسائٹی سمجھ کر کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں شبہ یہ ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں نے در اصل اقرار نہ کئے ہوں۔ صرف اپنی طرف سے لکھ دیئے ہوں۔ سو اس کا علاج بھی آسان ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کی طرح آزاد نہیں۔ خلافت کے ماتحت ہیں۔ اس واسطے تمام درخواستہائے بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح بھیج دی جاتی ہیں۔ اور وہاں ان کا فائل رہتا ہے۔ آپ کے ہاتھ پر جو مسلمان ہوئے ہیں ان کے دستخط اقرار نامہ پر آپ کے پاس ہونگے سو آپ اخبار الفضل یا دیگر اخباروں سے ان لوگوں کے ناموں سے جو میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ مثلاً ۲۰ نام کوئی جو آپ چاہیں چن لیں اور لاہور بھیجکر کسی شخص کو مقرر کریں کہ وہ قادیان جاکر ان ۲۰ آدمیوں کے دستخط فارموں پر دیکھ لے۔ اور میں آپ کے مشتہر کردہ مسلمانوں میں سے بیس کے نام لیتا ہوں۔ آپ مجھے یہاں یا ووکنگ میں ان کے دستخطی فارم جو آپ نے حاصل کئے اور جن سے معلوم ہو کہ وہ خود مسلمان ہوئے ہیں دکھا دیں اس تاریخ سے لے کر جب کہ آپ لنڈن میں تشریف لائے۔ اور سب سے اول ایک لیڈی کے مسلمان ہونے اور نماز پڑھنے کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح اول کو لکھی اور حضرت نے آپ کو مبارکباد لکھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بھی سب سے اول ایک عورت (خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا) ہی مسلمان ہوئی تھیں۔ غرض اس دن سے لے کر اس دن تک کہ آپ واپس ہندوستان تشریف لے گئے۔ ۲۰[1] آدمیوں کے نام اور ایڈریس آپ فارموں پر دکھا دیں۔

[1] ہم نے اخبار بدر پیغام وغیرہ سے فہرست طیار کر لی کہ ہم ۲۰ نام پیش کر دیں گے۔ آپ ان کی فارمیں مع ایڈریس ہمیں دکھا دیں۔

جیسا کہ ہم دکھادیں گے۔ اسی سے ظاہر ہو جاویگا کہ صرف سوسائٹی کہہ کر کون دستخط کراتا ہے اس چیلنج کو آپ قبول کریں نتیجہ خود بخود نکل آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

بصورت آپ کے قبول کر لینے کے میں قادیان خط لکھونگا۔ کہ لاہوری غیر مبائع کو جس کا نام آپ مجھے بتلادیں گے۔ اور میں اپنے خط میں ہندوستان بھیج دونگا) اس کے مطلوبہ بیس ناموں کی فارمیں دکھادیں۔ جو قبول اسلام میں مشتہر ہوئے۔ نہ کہ صرف مصدقین ہیں۔ اگر آپ کا دوست چاہے۔ تو فارموں پر سے ایڈریس نقل کرے۔ ایسا ہی ہمارا اختیار ہوگا۔ کہ ہم آپ کی فارموں سے ایڈریس نقل کریں دستخط

ختم نبوت پر مولوی محمد علی صاحب کی تقریر اور اس پر ایک نظر

(۳)

(از جناب حافظ روشن علی صاحب - فاضل)

ناظرین پر پہلے دو نمبروں کے پڑھنے سے مولوی محمد علی صاحب کے اس دعوے کی حقیقت بخوبی منکشف ہو گئی ہوگی۔ جو انھوں نے نبوت کے انقطاع پر اجماع اُمت کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے کیا تھا کیونکہ ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اجماع اُمت اس بات پر ہرگز نہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ اس بات پر ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی آئیگا۔ اب وہ آیات جن کو مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مدعا کے اثبات کے لیے قطعی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ قرآن کریم سے کسی نبی کے آنے کی تصریح چھوڑ اشارہ دکنایہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ ان دونوں باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ ان کی پیش کردہ آیات پر غور کرنا ہے۔ اور بتانا ہے۔ کہ ان کے مدعا کے ساتھ ان آیات کا کہاں تک تعلق ہے

قرآن کریم سے نبی آنیکا ثبوت

آیات پیش کردہ مولوی محمد علی صاحب یہ ہیں۔

قولہ دیکھو یہ آیت تبارك الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا دوسری آیت وما ارسلناك الا کافۃ للناس آپ تمام جہان کے لئے نذیر اور رحمت ہیں۔ اور اگر آپ کی نبوت سب لوگوں کے لئے کافی نہیں۔ تو نبوت کا سلسلہ جاری رکھو۔ ہم نے جو لینا ہے قرآن و حدیث سے لینا ہے۔ اگر اس کے خلاف کوئی بات ہو تو وہ قائل کے منہ پر دے ماریں۔

اقول۔ ان آیات سے مولوی محمد علی صاحب نے یہ خیال کیا ہے۔ کہ یہ نبوت کے دروازے کو بند کرنے والی ہیں۔ آیت اول جس میں تمام جہان کے لیے آنحضرت صلعم کو نذیر قرار دیا ہے۔ یہ نبی کریم صلعم کے انذار کی وسعت کے بیان کرنے کے لئے ہے۔ اور اس امر کو بیان کر رہی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم پر قرآن کریم نازل کرنے کی یہ غرض ہے کہ آپ تمام جہان کے لئے نذیر ہیں۔ اس کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی یا نذیر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے معنی میں اگر مولوی محمد علی ادنیٰ تامل بھی کرتے۔ اور تھوڑے تدبر سے کام لیتے تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کو روکتی نہیں۔ بلکہ نبوت جاری ہونے کی خبر دیتی ہے۔ کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ نبی کریم صلعم بالذات تو نہ تمام جہان کو ڈرا سکتے ہیں۔ اور نہ آپ نے ڈرایا ہے۔ آپ اپنے انذار کو اپنی تئیس ۲۳ سالہ زندگی میں ام القریٰ ومن حولھا۔ مکہ اور اُس کے نواحی علاقہ عرب اور اُس کے اطراف ایران شام و مصر تک پہنچا سکے۔ اور آپ کی حیات بابرکات میں دائرہ انذار ام القریٰ ومن حولھا سے متجاوز نہیں ہوا۔ پس یہ امر بوجہ اکمل ثابت ہوا کہ آپ بالذات بلا شرکت غیر تمام عالم کے لیے نذیر نہیں۔ بلکہ آپ کا تمام عالم کے لئے نذیر ہونا بواسطہ اتباع کے ہے۔ پس جو شخص آپ کی اس غرض میں آپ کا شریک ہوگا اُس کے لئے جائز ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو نبی کریم صلعم کا ظل اور بروز بنا کر عہدۂ نبوت پر ممتاز کرے۔ اور حضرت مسیح موعود اسی باعث سے نبوت کے عہدے پر ممتاز ہوئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت تکمیل ہدایت کے لئے تھی۔ اور میری بعثت تکمیل اشاعت کے لئے ہے۔ اسی طرح آیت ثانیہ۔ کہ نبی کریم صلعم تمام جہان کے لئے رحمت ہیں۔ آپ کا رحمت ہونا بھی تمام جہان کے لئے یہ معنی تو نہیں رکھتا کہ آپ کے آنے سے تمام دنیا بخشی گئی بلکہ اس سے مدعا یہی ہے کہ جو ہدایت اور نور آپ لائے ہیں۔ اس پر چلنا انسان کو رحمت الٰہیہ کا مستحق بنا دیتا ہے۔ پس آپ جس ہدایت اور نور کو لائے ہیں آپ اُس کے مبلغ ہیں۔ اسی طرح آپ کے اتباع بھی اس کے مبلغ ہیں۔ جو شخص آپ کی تبلیغ رحمت میں آپ کا شریک ہوگا۔ اگر وہ کمال پیروی سے آپ کے رنگ میں رنگین ہوگا۔ تو اُس کے لئے جائز ہے کہ آپ کا ظل اور بروز ہو کر عہدہ نبوت کو حاصل کرے۔ یعنی خدا تعالیٰ اُس پر نعمت نبوت کی موہبت کرے۔ تیسری آیت جو مولوی محمد علی صاحب نے پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے وما ارسلناك الا کافۃ للناس جس کا حاصل مطلب انھوں نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی اگر نبوت کافی نہیں تو کسی اور کو نبی مانو۔ جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافۃ کے معنی کافی مولوی صاحب کے ذہن میں آگئے ہیں۔ افسوس اس قرآن دانی پر۔ مفسر قرآن ہونے کا دعویٰ کرنا۔ اور قرآن کی لغت فہمی میں یہ لیاقت۔ ہیں اس سے کچھ سروکار نہیں کہ انکی کیا لیاقت ہے کیونکہ یہ آیت بھی ان کے مدعا سے کچھ تعلق نہیں رکھتی کیونکہ اسکا بھی حاصل یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم تمام لوگوں کے

لئے رسول ہیں۔ پس یہ آیت اس شخص کے خلاف پیش کی جا سکتی ہے۔ جو اس بات کا قائل ہو کہ اب نبی کریم صلعم لوگوں کے لئے رسول نہیں ہیں۔ اور نہ آپ کی شریعت کی پابندی اس وقت لوگوں پر لازم ہے۔ بلکہ آپ کی نبوت کا دائرہ ختم ہو چکا۔ اب نہ آپ کے ماننے کی کوئی ضرورت ہے ... ... اور نہ آپ کی شریعت کی احتیاج لیکن ایسا اعتقاد رکھنے والا کوئی بھی نہیں۔ نہ غیر احمدیوں میں پایا جاتا ہے۔ نہ ہم احمدیوں میں۔

جو خلافت محمود سے تعلق بیعت رکھتے ہیں ہم سب کا یہی اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلعم اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ کی شریعت کی پابندی ہر فرد بشر پر لازم ہے۔ مسیح موعود کی اطاعت اور نبوت کا اقرار بھی اسی لئے ہے کہ آنحضرت صلعم کی اطاعت کا مسیح موعود واسطہ ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

پس اس آیت سے جو مولوی محمد علی صاحب نے پیش کی ہے۔ یہ تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم سب لوگوں کے لئے رسول ہیں۔ لیکن یہ امر اس میں اشارۃً بھی نہیں پایا جاتا۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں ہو سکتا۔ مولوی صاحب آپ کا دعویٰ یہ تھا کہ آیات قرآنیہ سے محکم طور پر آپ یہ ثابت کریں گے کہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ لیکن جو آیتیں آپ نے پیش کی ہیں۔ ان سے آپ کے دعوے کی ذرہ بھی تائید نہیں ہوتی۔ اگر ان آیات میں تھوڑا تدبر کیا جائے تو ان سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے واسطے سے آپ کے مقاصد کی پیروی کرنے والا نذیر اور رحمت اور رسول بن سکتا ہے۔ باقی جو یہ آپ نے کہا ہے۔ کہ جو بات قرآن و حدیث کے خلاف ہو وہ قائل کے منہ پر دے ماریں۔ یہ مسلم ہے کہ اگر فی الواقعہ قرآن و حدیث کے کوئی امر مخالف ہو تو اس سے نفرت واجب ہے۔ لیکن یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ جو آپ تفسیر بالرائے کریں۔ اس کو قرآن سمجھ لیا جائے اور اس کے خلاف کو ترک کیا جائے۔ وہ تفسیر جو قرآن کریم۔ مسیح موعود کے الہامات اور اقوال کے خلاف ہے۔ وہ اس کے مفسر ہی کے منہ پر کیوں نہ ماری جائے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ اس قول سے کس کے منہ پر مارنے کا اشارہ کر رہے ہیں۔ اور کس پر زد کر رہے ہیں۔

اگر پہلی آیت کا جو کہ آپ نے پیش کی ہے۔ یہ مقصد ہو کہ آنحضرت صلعم سب جہان کے لئے نذیر ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نذیر نہیں آ سکتا۔ تو مسیح موعود کی اس وحی کے متعلق کیا کہو گے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا" کیا یہ وحی اُس رب العالمین کی نہ تھی۔ جس نے قرآن کریم میں نبی کریم صلعم کو للعالمین نذیر کہا ہے۔ خواب غفلت سے بیدار ہو کر سوچیں کہ آپ کی زد اللہ رب العالمین پر پڑ رہی ہے۔ اگر مسیح موعود کو سچا مانتے ہو۔ اور اُن کی وحی کو خدائی وحی سمجھتے ہو۔ اور ایسے شخص کو ہزاروں لعنتوں کا مورد جانتے ہو۔ جو مسیح موعود کی وحی کو شیطانی یا حدیث النفس قرار دیتا ہے۔ تو بتلاؤ آپ کے اس الہام کا کیا مطلب ہے۔ اور آپ نذیر ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اگر دوسری بات کا مطلب وہی ہے۔ جو تم سمجھتے ہو۔ تو پھر خدا تعالےٰ نے مسیح موعود کو یہ کیوں کہا کہ یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ اب یا تو ان پیغامیوں کو نہایت درجے کی خواب غفلت ہے کہ وہ اپنے امیر کے سخن نامعقول کو سوئے ہوئے سنتے ہیں۔ اور اس کے خلاف آواز نہیں اُٹھاتے۔ یا ان کے دلوں سے مسیح موعود کی عزت اور الفت بالکل اُٹھ گئی ہے۔ قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔

آؤ ہم بتائیں کہ قرآن کریم کے اندر نبوت کی غرض کیا بتائی گئی ہے۔ اور کس مقصد کی پیروی کے لئے انبیاء آیا کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ انبیاء کی بعثت کا مقصد اُن آیات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے صفات اور افعال کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ جو صفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو دیئے گئے ہیں وہی اغراض و مقاصد ہیں۔ جن کی پیروی انبیاء کرتے ہیں

انبیاء کے مقاصد اور اغراض قرآن کریم میں

یا بنی آدم اما یاتینکم رسول منکم یقصون علیکم ایاتی اعراف رکوع ۴ الم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم ایات ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ھذا زمر رکوع ۸۔ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین ۲ لان لا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل نساء رکوع ۲۳۔ الم یاتکم نذیر قالوا بلیٰ قد جاءنا نذیر ملک رکوع ۱۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ جمعہ رکوع ۱۔ یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ احزاب رکوع ۶

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاٰخر و ذکر اللہ کثیرا۔ احزاب رکوع ۲۔ وھل علی الرسل الا البلاغ المبین۔ نحل رکوع ۵ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ النساء رکوع ۹ ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ بقرہ رکوع ۱۷۔

ان آیات میں نبیوں کے صفات اور اغراض جو بیان کئے گئے ہیں۔ اُن کا ماحصل یہ ہے کہ وہ انذار و تبشیر کے لئے۔ لوگوں پر حجت قائم کرنے کے لئے لوگوں کے حالات کے گواہ اور اُن کے لئے نیک نمونہ اور دعوت الی اللہ اور تبلیغ ما انزل اللہ۔ اور آیات اللہ کی تلاوت اور بیان کرنے کے لئے کتاب اور حکمت کی تعلیم دینے کے لئے۔ اور تزکیہ نفوس کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور یہی ان کے مقاصد اور یہی ان کے اغراض ہیں۔ اسی لئے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے اور جن کی طرف یہ مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اُن پر ان کی اطاعت اور

اتباع فرض ہوتی ہے۔ یہ کہیں بھی نہیں بیان کیا گیا کہ رسول کے لئے شریعت لانا یا اس کی تکمیل کرنا فرض ہے۔ پس یہ کہنا کہ رسول آتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ شریعت جدید لائیں۔ یا ناقص شریعت کو کامل کریں۔ سراسر باطل ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ رسول ایسا بھی کریں۔ لیکن رسول کی تعریف میں یہ داخل نہیں۔ مثلاً آنحضرت صلعم عرب کے ملک اور قریش کی قوم میں ہوئے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رسول کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ملک عرب یا قوم قریش میں سے ہی ہو۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یختص برحمتہ من یشاء۔ جس پر چاہے وہ اپنا فضل کرے اس کے ہاتھ کو کوئی نہیں روک سکتا۔ (البقیۃ تاتی)

عذر گناہ بدتر از گناہ

(۱)

ہم نے مولوی محمد احسن صاحب کے یہ شرمناک الفاظ نقل کئے تھے۔ کہ رجل من ابناء فارس کی پیشگوئی کا مصداق مرزا صاحب کو صرف ان کے الہام کی وجہ سے سمجھتے ہیں۔ ورنہ اس حدیث کی پیشگوئی خواہ بصیغہ مفرد ہو یا بصیغہ جمع منتظر الوقوع نہیں ہی اس کے مصادیق تو واقع ہو چکیں۔ (پیغام ۲۲۔ دسمبر ۱۹۱۷ء) یہ قول ان کا خود ان کے اپنے اقوال کے بھی خلاف ہے۔ چنانچہ مسک العارف میں صاف لکھا ہے کہ امام بخاری و مسلم اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے اور پھر حضرت اقدس کی عبارت حقیقۃ الوحی کے بھی خلاف ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں۔ کہ صرف میں ہی اس کا مصداق ہوں۔ اور جو امت محمدیہ میں اس کے خلاف دعوے کرے۔ یا انکار کرے وہ مجھ سے مباہلہ کرے۔ اس پر "ابا جان" تو نہیں بولے مگر "بیٹا صاحب" فرماتے ہیں کہ تم ورنہ کا مطلب نہیں سمجھے ورنہ کے معنی یہ ہیں کہ الہام کی وجہ سے صرف حضرت مرزا صاحب مصداق رہ گئے۔ اور وہ (امام بخاری مسلم ابن حجر) مصداق نہیں رہے۔

حالانکہ "ابا صاحب" کا مضمون مندرجہ پیغام ۲۲ دسمبر ہرگز اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں یہ فقرہ بھی ہے۔

"یہ مضمون جو حدیث سے مستنبط ہے .... بغیر ان محدثین کے اور کس میں پایا جاتا ہے۔ ہاں بسبب الہام کے حضرت مرزا صاحب کو بھی ہم اس میں داخل سمجھتے ہیں۔"

"مرزا صاحب کو بھی" یہ فقرہ صاف بتا رہا ہے کہ آپ کی "ورنہ" کے یہ معنی نہیں کہ الہام کی وجہ سے اب امام بخاری و مسلم وغیرہما اس کے مصداق نہیں رہے۔ پس "یہ نکتہ جلیلہ" مشتے کہ بعد از جنگ کا مصداق ہے۔ اور عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ بہر حال جب مولوی محمد احسن صاحب اپنی تحریر پر نادم ہیں۔ اور اسے اب غلط اور بکواس سمجھتے ہیں۔ تو اب ہم بھی اصرار نہیں کرتے۔ صرف یہ سوال کرتے ہیں کہ جب اس پیشگوئی میں رجال من فارس آیا ہے اور آپ سے پہلے الہام کی وجہ سے (جیسا کہ آپ نے اپنے بیٹے کے توسط سے تسلیم کیا ہے) اور کوئی مصداق اس پیشگوئی کا نہیں گذرا۔ تو رجال جمع پوری کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ مسیح موعود کے ولد موعود پر ایمان لائیں۔ اور اسے رجال فارس میں سے ایک رجل توحید قائم کرنے والا مانیں ورنہ اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ محض از راہ عناد نبی کریم کی ایک پیشگوئی کو جو پوری ہو چکی ہے۔ جھٹلا رہے ہیں۔ فاین المفر

(۲) کیا مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے مباہلہ کرلیا

پیغام نمبر ۶۶ میں سید محمد احسن صاحب امروہوی کے نام سے یہ عبارت شائع ہوئی ہے۔

"اللّٰھم تبّت یدا رجل کتب فی کتابہ ھذہ العبارۃ و تبّ

"اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن میں آیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے"

تف ہے ایسے ایمان پر بئس ما یأمرکم بہ ایمانکم۔ اور پھر اس کے بعد ایسا گول مول کیا ہے۔ جو واقعی وجالیت کا مصداق ہو کر انوار خلافت میں یہ تاریکی ایمانی جبین خلیفہ پر کلنک کا ٹیکہ بن کر ہویدا اور ظاہر ہو رہی ہے۔"

حضرت فضل عمر کو مخاطب فرما کر۔ اور ان کی عبارت نقل کر کے جو آپ نے تبّت یدا۔ اور تبّ لکھا ہے کیا فی الواقعہ آپ ہی نے اپنے فرزند ارجمند سے یہ لکھوایا ہے اور یوں غلام دستگیر قصوری کی قسمت میں شریک ہونا چاہا ہے۔ یا صاحبزادے کی روشنی طبع کا نتیجہ ہے۔ چونکہ آپ اس خاکسار کے پرانے مہربان ہیں۔ اور آپ سے کسی زمانہ میں تعلقات نیازمندی کے ساتھ محبت تھی۔ جس کی کسک اب تک میرے سینہ کے کینہ میں ہے۔ "جو کمزوری" پر محمول فرمائی جائے۔ یا شیوہ وفا پر۔ اس لئے یہ استفسار کیا۔ تا اگر علی سبیل المولویت یہ الفاظ زبان پر زبان سے نکل گئے ہوں۔ تو انھیں واپس لے لیں۔ کہ ابھی وقت ہے اور اگر صاحبزادے نے افترا کئے ہوں تو اسے سرزنش فرماویں۔ اور اگر یہ دعا بما کسبت قلوبکم اور بما عقدتم الایمان کی تہ میں ہے تو فانتظروا انی معکم من المنتظرین

(الکمل ۸۔ مارچ ۱۹۱۸ء)

مسیلمہ کذاب سے مماثلت

قدوسیوں کی جماعت کو بُرا کہنے کہتے - آدمی نہ معلوم کیا سے کیا ہو جاتا ہے - دنیا میں ایک قدوسی جماعت پیدا ہوئی - اُس کی مخالفت گندوں نے شروع کر دی اور یہاں تک کی کہ وہ لوگ مسیلمہ کذاب اصلی کے قاتل کو بُرا خیال کرتے ہیں - بلکہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کا قاتل ملعون تھا - اور یہ نہیں خیال کرتے - اگر مسیلمہ کا قاتل ملعون تھا - اور اُس پر جہاد کرنے والا بُرا تھا - تو پھر مسیلمہ کذاب نہ تھا - بلکہ کوئی دوسرا کذاب بنجاتا ہے - اور ستم ظریفی یہ کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان خیال کرتے ہیں - اسی طرح تیرہ سو برس کے بعد خدا کا ایک نبی آتا ہے - لاریب بروزی ہے - بروزی ہے - اور اُمتی نبی ہے - پھر اُس کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے اور اُس کی مخالفت میں عقل کل یہ نہیں خیال کرتے ہیں کہ ہمارے اعتراض کی زد کسی دوسرے کر راستباز پر تو نہیں پڑتی ہے -

مسلمانوں کو ایک حکم دیا جاتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ جس کو بعض لوگ شاید یوں پڑھا کرتے ہیں لقد کان لکم فی مسیلمہ (کذاب) اسوۃ حسنۃ جس کا ثبوت ہم کو ستارہ صبح کے چند پرچوں کے پڑھنے سے ملا - جس کی سرخی یہ تھی القادیان ما القادیان وما ادرٰک ما القادیان اس میں قابل مضحکہ یہ بات ہے کہ صاحب مضمون نے اپنی مماثلت مسیلمہ کذاب سے پیدا کر دی ہے اور وہ اس طرح کہ قرآن کریم کی ایک سورت اس طرح شروع ہوتی ہے القارعۃ ما القارعۃ وما ادرٰک ما القارعۃ جس کو سُنکر مسیلمہ کذاب نے یہ فقرہ بنایا تھا کہ الفیل ما الفیل وما ادراک ما الفیل لہ خرطوم طویل دونوں فقروں میں جو فرق ہے وہ ارباب بینش سے پوشیدہ نہیں - اور عیسیٰ روح ویسے فرشتے کی مثل مسیلمہ پر صادق آتی ہے) لہذا ہم اس مماثلت تامہ کاملہ پر پوری مبارکباد عرض کرتے ہیں - مضامین کا خلاصہ ہے - کہ جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء نے دنیا میں آکر کیا کیا - تو جناب عالی دنیا میں ایک نبی آیا تھا جو الف سنۃ الاخمسین عاما رہا - اور یہی کہتا رہا - رب انی دعوت قومی لیلاً و نہارا فلم یزدھم دعائی الا فرارا الخ - اور آخر میں اُس کو یہ کہنا پڑا رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا الخ تو کیا میں آپ سے دریافت کرنے کی جرات کر سکتا ہوں - کہ اُس نے دنیا میں آکر کیا کیا -

مطالعہ توراۃ سے اور بھی امثلہ مل جاتی ہیں - پھر آپ اُن انبیاء کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں - کیا صاحب مضمون اپنے گراں بہا مضامین میں کبھی ایسے نبی کا نام کہ جس کو وہ خود تسلیم کرتے ہوں بجائے مرزا صاحب کے رکھدیں گے - اور ملاحظہ فرمائیں گے کہ چول سے چول بیٹھ جاتی ہے یا نہیں - اور پھر اعتراض کریں گے - یا گریبان میں منہ ڈالیں گے مدعیان انما نحن مصلحون دنیا بیٹر کی خدمت میں یہ عاجز عرض پرداز ہے کہ اس مضمون سے اصل میں جو آپ کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا کونسی ایسی بات تھی - جو آپ کے اغراض و مقاصد کے خلاف تھی کہ آپ نے اس کو شائع نہ کیا - بلکہ ستم تو یہ ہے کہ میرے نافع الناس کام پر بھی چند فقرے بُرے یا بھلے نہ لکھے گئے - والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار محمد عمر اسسٹنٹ سرجن و ماہر اکس ریز میڈیکل کالج لکھنؤ

اشتہار

ضرورت ہے

ایک شریف نومسلم جو بہت مخلص اور پرانے احمدی ہیں - اپنے گاؤں میں قضا کا کام کرتے تھے - بوجہ احمدی ہونے کے لوگ مخالف ہو گئے ہیں اس لئے کسی احمدی گاؤں میں ضرورت ہو تو دفتر سکرٹری صدر انجمن سے خط و کتابت کریں (سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ٹیلیگرافی کا کام جاننے والے توجہ کریں

اگر کوئی صاحب ٹیلیگرافی کا کام جانتے ہوں اور ملک افریقہ کی ملازمت کے خواہاں ہوں - تو وہ بھائی محمد عالم خاں صاحب کو جو کہ عنقریب ہندوستان رخصت پر جانے والے ہیں - ملیں - بھائی صاحب مذکور ممباسہ میں چیف گڈس کلرک بمشاہرہ ۱۴۰ یا ۱۵۰ روپے ماہوار ریلوے کے ملازم اور بارسوخ ہیں مذکور بھائی صاحب کا پتہ قادیان معرفت ایڈیٹر اخبار الفضل ہے -

---

رد آریہ پر ایک ٹریکٹ

قدامت مادہ و تناسخ کی تردید پر ایک ٹریکٹ جو چھوٹی تقطیع کے ۳۰ صفحہ پر ختم ہوا ہے - اور جس میں مصنف نے نہ دین کتب کے حوالوں سے ہر دو مسائل پر روشنی ڈالی ہے ذیل کے پتہ سے - ٹکٹ بھیجنے پر مفت مل سکتا ہے - (منیجر رفیق حیات قادیان پنجاب)

تحفہ لاثانی

از ماہیران و اثمد اصفہانی

گھبراتے کیوں ہو - اللہ حافظ ہے خدا پر بھروسہ رکھو اُس کے فضل سے تحفہ لاثانی طیار ہو گیا ہے اس کے وجود سے شافی مطلق شفا دیگا - اب آنکھیں فضل سے آنکھیں تکلیف نہ پائینگی - فضل ربی شامل حال ہو کر غم و رنج کے دن کٹ گئے - بہار ہو گئی خزاں کے دن چلے گئے لو تحفہ لاثانی لوٹ لو اور خالق کا شکریہ بجا لاؤ ہم نے باوجود اس کی محنت اور قیمتی ہونے اجزا کے قیمت بہت کم رکھی ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اُٹھا سکے - یہ تحفہ لاثانی محافظ چشم ہے جالا دھند غبار خارش چشم آنکھ سے پانی جاری رہنا - رتوندی ناخنہ پڑوال ککرے ضعف بصر ان بیماریوں کے لئے انشاء اللہ صفت موصوف بلکہ اکسیر مسیحائی ہے - فائدہ اُٹھاؤ قیمت فی ماشہ عہ نمونہ عہ ملنے کا پتہ نظام جان شہید السرمن

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۸ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ سو دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے

بابت ماہ جنوری ۱۹۱۸ء

۱۲۰- ماسٹر سید شمس الدین میسور

۱۲۱- اہلیہ سندھی شاہ صاحب ضلع جالندھر

۱۲۲- غلام احمد خاں صاحب شملہ

۱۲۳ منظاہر الرحمٰن صاحب بنگالہ

۱۲۴ ام سلمہ خاتون صاحبہ "

۱۲۵ قمر النساء صاحبہ "

۱۲۶- خانصاحب ڈاکٹر نور الحسن صاحب گجرات

۱۲۷- مرزا غلام محی الدین صاحب امرتسر

۱۲۸ بلند خاں صاحب پوری

۱۲۹ بہادر خاں صاحب "

۱۳۰ یعقوب خاں صاحب "

۱۳۱- شیخ صاحب علی صاحب "

۱۳۲ یونس خاں صاحب "

۱۳۳ نعنیہ خاں صاحب "

۱۳۴ ہدایت اللہ صاحب ضلع لدھیانہ

۱۳۵ مولوی محمد سلیمان صاحب مونگیر

۱۳۶ مولوی ذکی محمد صاحب "

۱۳۷ عبدالعزیز میر صاحب کشمیر

۱۳۸ غلام میر صاحب "

۱۳۹ نیاز محمد صاحب لدھیانہ

۱۴۰ رمضان صاحب ضلع گورداسپور

۱۴۱ سندھی صاحب "

۱۴۲ غلام محمد صاحب ضلع گورداسپور

۱۴۳- قمر الدین صاحب مالابار

۱۴۴ محمد صاحب "

۱۴۵- عبدالقادر صاحب "

۱۴۶ عبدالجلیل صاحب کابلی قادیان

بابت ماہ فروری ۱۹۱۸ء

۱۴۷ رحمت خاتون صاحبہ سندھ

۱۴۸ مولوی محمد عثمان صاحب حیدرآباد دکن

۱۴۹ محمد منیر الدین صاحب "

۱۵۰ اہلیہ محمد الدین صاحب سیالکوٹ

۱۵۱ اہلیہ میراں بخش صاحب "

۱۵۲ کنڈم کولنگارا عبداللہ صاحب کالیکٹ

۱۵۳ کری کنڈ کاتھ کنا سیاں صاحب مالابار

۱۵۴ رنینا باتی صاحب "

۱۵۵ بی فاستم کٹی صاحب "

۱۵۶ سیاکٹی صاحب "

۱۵۷ فاطمہ صاحبہ "

۱۵۸ ڈاکٹر بصیر الدین بڑودہ

۱۵۹ اہلیہ صاحبہ " "

۱۶۰ فرزند " "

۱۶۱ فرزند " "

۱۶۲ فرزند " "

۱۶۳ کنم پارتھ محی الدین کٹی صاحب مالابار

۱۶۴ سید لال شاہ صاحب گجرات

۱۶۵ غلام قادر صاحب قیصرانی ڈیرہ غازیخان

۱۶۶ مولا بخش صاحب ضلع لاہور

۱۶۷- اللہ داد صاحب گورداسپور

۱۶۸ علی بہادر خاں صاحب اسٹریلیا

۱۶۹ فرزند " "

۱۷۰ فرزند " "

۱۷۱ فرزند " "

۱۷۲ فرزند " "

۱۷۳ فرزند " "

۱۷۴ قاضی اشرف علی صاحب بنگال

۱۷۵ عمدۃ النساء صاحبہ بنگال

۱۷۶ عبدالغنی خاں صاحب "

۱۷۷ نواب صاحب کراچی

۱۷۸ چودھری صوبہ صاحب ضلع ہوشیارپور

۱۷۹ اہلیہ نبی بخش صاحب "

۱۸۰ اہلیہ نواب خاں صاحب "

۱۸۱ اہلیہ رحمان صاحب "

۱۸۲ اہلیہ فضل دین صاحب "

۱۸۳ جمال الدین صاحب "

۱۸۴ چودھری غلام احمد خان صاحب راولپنڈی

۱۸۵ اسوریا صاحب لدھیانہ

۱۸۶ مسو بیدار خانصاحب نور الحسن صاحب گجرات

۱۸۷ اہلیہ صاحبہ شاہزادہ امیر اللہ صاحب پشاور

۱۸۸ رابعہ بی بی صاحبہ میسور

۱۸۹ یحییٰ صاحب "

۱۹۰ عبداللطیف صاحب "

۱۹۱ حافظہ بی بی صاحبہ "

۱۹۲ اہلیہ صاحبہ محمد الدین صاحب احمدی ملتان

۱۹۳ سید مفضل علی صاحب بنگالہ

۱۹۴ حلیمہ خاتون صاحبہ "

۱۹۵ غلام حسین صاحب "

۱۹۶ شور جان بی بی صاحبہ "

۱۹۷ شیخ امیر الدین صاحب "

۱۹۸ شیخ العنت صاحب "

۱۹۹ حاجی احمد اول ضلع شاہ پور

۲۰۰ حاجی احمد دویم "

۲۰۱ غلام فاطمہ اول "

۲۰۲ غلام فاطمہ دویم "

۲۰۳ احمد علی صاحب "

۲۰۴ ولایت صاحب "

۲۰۵ محمد یوسف صاحب ہزار

۲۰۶ چودھری محمد علی خاں صاحب گجرات

۲۰۷ چودھری مولا بخش صاحب "

۲۰۸ چودھری محمد صاحب "

[illegible] الرحمن صاحب [illegible] ضیاء الاسلام [illegible] قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے شائع ہوا